بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اِنَّ تَبِعَاتِ بِکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ، چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۷ تبلیغ ۱۳۴۷ھش، ۷ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ، ۷ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۶

مسعود احمد مینیجر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو اور استقامت چاہو

اُس وقت دُعا میں قبولیت اور نماز میں لذت پیدا ہوگی

"بعض لوگ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرو مگر افسوس ہے کہ وہ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے۔ عنایت علی نے دعا کی ضرورت سمجھی اور خواجہ علی کو بھیج دیا کہ آپ جا کر دُعا کرائیں۔ کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک دُعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہو سکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا ممکن نہیں کہ فائدہ اٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی، بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحبؒ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دُعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دکان سے مل گیا۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو دعا متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دُعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کر کے خدا تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابلِ رحم بنا لیتے ہیں۔

بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت نماز میں لذت پیدا ہوگی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۳ و ۲۴)

اخبار احمدیہ

۱۱۶

۔ ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ مکرم محمد محمود خان صاحب سنوری جو جماعت راولپنڈی کے مخلص اور بزرگ کارکنوں میں سے ہیں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور اس مقدس فریضہ کی بحسن و خوبی ادائیگی کے بعد وہ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ راولپنڈی)

۔ ربوہ کے تمام خدام مطلع رہیں کہ نظامت تعلیم کی طرف سے اس سہ ماہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب بطور نصاب مقرر ہیں۔

(۱) تذکرۃ الشہادتین

(۲) لیکچر سیالکوٹ

(۳) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی

ان کتب کا امتحان بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ اس امتحان میں ہر خادم کی شمولیت ضروری ہے۔ تمام خدام گہری توجہ سے اس امتحان کی تیاری کریں۔ (ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

۔ گزشتہ سالانہ اجتماع پر احباب کی ایک خوشکن تعداد نے ماہنامہ انصار اللہ کی معین تعداد میں خریداری قبول کرنے کے علاوہ نئے خریدار مہیا کرنے کی ذمہ داری بھی اٹھائی تھی۔ مگر ان میں سے ایک حصہ نے ابھی تک اپنے اس وعدہ کو پورا نہیں فرمایا۔ ایسے احباب کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصار اللہ)

لاہور کے احباب کے لئے ضروری اعلان

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۹ فروری بروز جمعہ مسجد دارالذکر میں بعد نماز جمعہ طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔

لاہور کے کالجوں کے تمام طلباء اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔ دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ شرکت فرما کر مستفیض ہوں۔

ملک محمود احمد صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ (ایسوسی ایشن لاہور)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۸ء

دُعا کی ماہیت

(۸)

جھوٹے پیروں اور جھوٹے علماء نے ان کو مادی نظریہ پر اور بھی پختہ کر دیا اور انہوں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر کی جس سے اسلام کی روحانی اقدار مجروح ہونے لگیں۔ علماء نے ان کے برخلاف کفر کے فتوے لگائے اور ان کے نظریات کے جواب میں پمفلٹ، رسالے اور کتابیں شائع کیں۔ مگر مغربی تعلیم یافتہ لوگوں پر اس مخالفت کا الٹا اثر ہوا بلکہ بعض اہل علم حضرات بھی سر سید مرحوم کے حامی بن گئے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانوں کی اصلاح کا جو بیڑا اٹھایا تھا وہ ایک حد تک بڑا مؤثر کام کر رہا تھا ان کے مخالفین اس حد تک چلے گئے تھے کہ انگریزی علوم تو الگ رہے۔ انگریزی زبان کا کوئی لفظ استعمال کرنا بھی کفر خیال ہونے لگا تھا۔

زمانہ چونکہ سر سید مرحوم کے ساتھ تھا علماء اس کے مقابلہ میں ناکام ہوئے اور مسلمانوں میں نو تعلیم یافتوں کا ایک مضبوط گروہ پیدا ہو گیا۔ اس گروہ کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں کو یہ فائدہ ضرور ہوا کہ وہ توہمات کے پھندے سے جو جھوٹے پیروں اور علماء نے پھیلا رکھا تھا آزاد ہو گئے۔ مگر اکثر دوسری جانب انتہا تک پہنچ گئے۔ اور ان کے خیالات دہریت کی حد تک پہنچ گئے۔ آج تمام دنیا میں مسلمان ان دو گروہوں کے درمیان کشمکش میں گرفتار ہے۔ اور ہر گروہ دوسرے کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے۔ جس سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ ایک گروپ یورپ کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ اور دوسرا اس کو دوسری طرف کھینچ رہا ہے یہی زمانہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ایک امام مبعوث کرے گا جو اس کا حکم ہو گا۔

جیسا کہ اس سلسلہ تحریر کے شروع میں بتایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر نظر سر سید مرحوم کے دو رسالے ہیں۔ اول رسالہ الدعا والاستجابت اور دوم رسالہ تحریر فی اصول التفسیر۔ پہلے رسالہ سے جو قبولیت دعا کی نفی کے متعلق ہے۔ سر سید مرحوم نے جو استدلال کیا ہے اور اس کی غلطی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کی ہے۔ آپ کے ہی الفاظ میں پیش کر دی گئی ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے دوسرے رسالہ تحریر فی اصول التفسیر کا جائزہ بھی لیا ہے اور واضح کیا ہے کہ سر سید مرحوم نے جو قبولیت دعا کے تعلق میں مقدرات کی دلیل پیش کی تھی خود ہی آخر الذکر رسالہ میں اس کی تردید کر دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"سید صاحب کی دوسری کتاب جس کا نام تحریر فی اصول التفسیر ہے۔ ان کی اس کتاب سے بالکل مناقض اور مغائر پڑی ہوئی ہے..... سید صاحب استجابت دعا کے رسالہ میں تو تقدیر کو مقدم رکھتے ہیں اور اسباب عادیہ کو گویا ہیچ خیال کرتے ہیں اور اسی بنا پر استجابت دعا سے انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ دعا منجملہ اسباب عادیہ کے ہے۔ جس پر ایک لاکھ سے زیادہ نبی اور کئی کروڑ ولی گواہی دیتے چلے آتے ہیں۔ اور نبیوں کے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا تھا اور دوسرے رسالہ میں گویا سید صاحب تقدیر کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ تمام اشیاء کو انہوں نے ایک مستقل وجود قرار دے دیا ہے۔ کہ گویا وہ تمام چیزیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ اب اس کو ان کی تبدیلی اور تغیر پر کچھ بھی اختیار نہیں اور گویا اس کی خدائی فقط ایک تنگ دائرہ میں محدود ہو گئی ہے اور اس کے قادرانہ تصرفات آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور جو اشیاء پر حالت وارد ہے وہ اس کی تقدیر نہیں بلکہ اب وہ مخلوقات کی ایک ذاتی خاصیت ہے جو قابل تغیر و تبدل نہیں۔ کیونکہ تقدیر کے مفہوم کو اختیار مقدم لازم پڑا ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جن خواص پر خدا تعالیٰ کا کچھ بھی اختیار باقی نہیں رہا تو پھر ان خواص کو اس کی تقدیر کیونکر کہنا چاہیئے اور اگر اختیار ہے تو پھر امکان تبدل باقی ہے۔

غرض سید صاحب نے اس دوسرے رسالہ میں مقدر حقیقی کی حکومت تمام چیزوں کے سر پر سے ایسی اٹھا دی ہے کہ وہ اپنے خواص میں بقول (سید صاحب) تابع مرضی مالک نہیں رہیں۔ بلکہ ایکٹ مزارعان کی پانچویں دفعہ کے موروثیوں کے لئے جو حقوق انگریزوں نے قائم کئے ہیں۔ یعنی یہ کہ مالک کو کسی قسم کے تصرف کا ان پر اختیار نہیں ہو گا۔ اسی قسم کے موروثی سید صاحب نے بھی تمام چیزوں آگ وغیرہ کو ٹھہرا دیا ہے بلکہ سید صاحب کے قانون میں انگریزوں کے قانون سے زیادہ تشدد ہے۔ کیونکہ انگریزوں نے پانچویں دفعہ کے موروثی کے اخراج کے لئے ایک صورت قائم بھی کر دی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب موروثی ایک سال تک لگان واجب کا ایک حصہ خواہ دو آنہ بھی ہوں ادا نہ کرے تو خارج ہو سکتا ہے۔ مگر سید صاحب نے تو ہر حال میں حقوق مالک کو تلف کر دیا۔ اور یہ ظلم عظیم ہے۔"

(رسالہ برکات الدعا صفحہ ۱۳)

اسلام نے جس اللہ تعالیٰ کو پیش کیا ہے۔ وہ قادر مطلق اور فعال لما یرید ہے۔ سر سید مرحوم نے جو نظریہ پیش کیا ہے وہ وہی ہے جو مغرب کے مادہ پرست پیش کرتے رہے ہیں۔ اس نظریہ کی انتہا اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار پر ہوتی ہے۔ کیونکہ جس وجود کا ارادہ ہی معطل ہو چکا ہے۔ وہ اب ایک مردہ ہے زندہ نہیں پتھر ہے۔ اور یہ موقف ایسا ہے۔ جو بت پرستی سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ بت پرست تو پتھر کو زندہ مان کر اپنا خدا بناتے ہیں۔ اس کو اپنا حاجت روا مانتے ہیں۔ یہ لوگ زندہ خدا تعالیٰ کو بے حس پتھر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

اسلام کا خدا ہے فعال لما یرید
پتھر کو جس نے چاہا تو گوہر بنا دیا
پتھر کو تو بنایا خدا بت پرست نے
تم نے مگر خدا کو بھی پتھر بنا دیا

(تنویر)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۵-۶-۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ ہفتہ اتوار) منعقد ہو گی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

115

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

جماعتِ احمدیہ کے چھتیسویں جلسہ سالانہ پر مؤرخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کے دوسرے اجلاس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی وہ افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کی جاتی ہے:۔

موضوع کی اہمیت

خاکسار کی تقریر کا موضوع "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از روئے قرآن کریم" ہے۔ یہ موضوع بہت ضروری اور قابلِ توجہ ہے کیونکہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق امتِ محمدیہ کو تاکیدی طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ"

(مسند احمد جزء ۶ صفحہ ۳۰)

کہ اے مسلمانو! جب تم میں مسیح موعود ظاہر ہو اور تم اس کو دیکھ لو تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم اس تک پہنچو اور اس کی بیعت کرکے اس کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہو جاؤ خواہ تمہیں اس کے لئے برف کے یخ تودوں پر سے گزر کر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے تم ضرور اس کے پاس پہنچنا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اور اس کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں آخری زمانہ میں خطرناک فتنوں کے ظہور کی خبر دی وہاں امتِ محمدیہ کی تسلی کے لئے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت ان فتنوں سے تباہ و برباد نہیں ہوگی اور خدا تعالیٰ اسے ہلاک ہونے سے بچالے گا کیونکہ اس کے اوّل میں مجھے بھیجا گیا ہے اور آخر میں امت کی حفاظت اور حمایتِ دینِ اسلام کے لئے مسیح موعود کو بھیجا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّتِیْ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا"

حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی بناء پر ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ جس شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اس کی طرف توجہ دے اور اس کے دعوےٰ کی صداقت کو معلوم کرے اور اس دعوےٰ کے انسان کو معمولی خیال نہ کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دعوےٰ

عین وقت پر اور پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا اور فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ نے اپنے دعوےٰ سے دنیا کو آگاہ کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔"

(اربعین ۱ صفحہ ۴)

پھر آپ نے اپنے دعوےٰ پر خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے قسمیہ یہ بیان دیا:۔

"میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ صحیحہ میں خبر دی ہے جو بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں ۔۔۔۔ درج ہیں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۳)

پھر فرمایا:۔

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے نبیُّ اللہ رکھا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۴۸)

حضرت مرزا صاحب کے ان بیانات سے ظاہر ہے کہ آپ کا یہ دعوےٰ تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور مہدیٔ معہود اور فرستادۂ الٰہی کے مبعوث کئے گئے ہیں۔

پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کا مدعی ہو اس کے دعوےٰ کو پرکھنے اور اس کی صداقت و سچائی کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ اصول مقرر فرمائے ہیں۔ ہم عاجز اور کمزور بندوں پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ ایسے زمانہ میں اس نے ہم کو پیدا کیا کہ جب ابتدائے آفرینش سے لے کر ہمارے زمانہ تک کئی ہزار برس کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس کئی ہزار برس کے عرصہ میں ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں اور ایک روایت کے مطابق جو مسلمانوں میں مسلّمہ ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار ایسے برگزیدہ انسان گزر چکے ہیں جن کا یہ دعوےٰ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے مامور ہوئے ہیں۔ پھر اس پاک گروہ میں سید الاوّلین والآخرین ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم ہستی بھی تھی۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کا دعوےٰ فرمایا۔ دنیا کے تمام مسلمان اور ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمان ان تمام برگزیدہ انبیاءؑ کی صداقت کے قائل اور ان سب کو راستباز اور صادق یقین کرتے ہیں۔

پس جب ایک، دو، چار، سو، ہزار نہیں، بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ فرستادوں کی سچائی تسلیم کر چکے ہیں اور ان اصولوں اور معیاروں کو جان چکے ہیں جن کی رُو سے ان تمام پاک پیغمبروں کی سچائی اور راستبازی کو پرکھا گیا تو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ایک فرستادہ اور برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے دعوےٰ کی سچائی کو معلوم کرنا کیا مشکل رہا۔

(باقی)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور درخواستِ دعا

مؤرخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی رضی اللہ عنہ سابق مبلغ امریکہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الکریم رقیہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح اسی روز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مکرم ملک جمال الدین احمد صاحب فیلڈ آفیسر یونائیٹڈ بنک لاہور ابن مکرم ملک معراج الدین صاحب آف بغداد کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارشاد فرمودہ وہ ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمائی تھیں اور ارشاد فرمایا تھا کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔
جماعتوں کو چاہیئے کہ انتخاب نمائندگان کے وقت ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر اپنے نمائندے بھجوائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

"بعض جماعتیں ایسی ہیں جو

مجلسِ شوریٰ میں

اپنے نمائندگان اہل چُن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ مَیں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور بعض معترض بھی مَیں نے دیکھے ہیں اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے

نمائندگان کا صحیح انتخاب

کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ مَیں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہ دیا جائے گا۔ پس مَیں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے

پیغام پہنچانا چاہتا ہوں

کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے

ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو

جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلسِ شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اِس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سُبکی ہوگی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے اسی لئے انہوں نے بے نمازوں کو بھی چُن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چُن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔

اِس مجلس میں

تو اُن لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سُننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ اِدھر اُدھر کی باتیں سُنیں اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلے پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ

ایک خطرناک غفلت ہے

جو اس دفعہ جماعت نے کی اور مَیں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ مَیں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصے تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلسِ شوریٰ کے موقع پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تا کہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح کوئی عیسائی اگر مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے

کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسولِ کریمؐ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

پس

بجٹ پر بحث

ایک سطحی کام ہے اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑبولے ہوں اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدِنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی تو مُردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہم ایسے

متقی اور نیک لوگ

چنیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں تو بڑی اچھی بات ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس مَیں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے

نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں

جن کے اندر تقویٰ اور طہارت ہو جو لوگ لڑائی اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دُور رہیں ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہے۔"

116

رمضان میں مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف

میرے تاثرات

(رانا منظور احمد صاحب لائلپور)

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ہر سال مقامی اور بیرونجات کے احباب وخواتین مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہو کر رمضان المبارک اور مرکز کی برکات سے متمتع ہوتے ہیں۔ مرکز میں رمضان المبارک نرالی شان سے جلوہ گر ہوتا ہے۔ ہر فرد شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْیَا لَیْلَہٗ کا مصداق نظر آتا ہے۔

۲۰ رمضان المبارک کی صبح کو اعتکاف کے آغاز کا اعلان کیا گیا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں نفس کا مجاہدہ کرنے والوں اور دنیا وما فیہا کے مشاغل سے کنارہ کش ہو کر خدا تعالیٰ کے گھر میں پڑاؤ ڈالنے والوں نے متعینہ مقامات پر پردے لٹکا کر اپنے خیمے (معتکف) بنانے شروع کر دئے۔ مشرقی حصہ مسجد میں خیموں کی چار قطاریں بن گئیں۔ دو اگلے حصہ میں اور دو پچھلے حصہ میں۔ اور بالمقابل خیموں کی ہر دو قطاروں میں ایک ایک روش آنے جانے کے لئے چھوڑ دی گئی۔ اس سال قریباً ۵۰ مردوں اور ۴۰ خواتین کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ایام اعتکاف میں مسجد مبارک ربوہ میں عجیب پُر کیف اور روح پرور نظارہ ہوتا ہے۔ خیموں پر نظر کرنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک روحانی فوج کی چھاؤنی ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جنگ کرنے اور اسلام کے غلبہ اور دیگر انفرادی و اجتماعی مقاصد کے لئے دعائیں کرنے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے پڑاؤ کئے ہوئے ہے۔

اعتکاف کی عبادت پورے جوبن سے شروع ہوئی۔ معتکفین بڑے خوش تھے کہ انہیں صحت وسلامتی کی حالت میں روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ خدا تعالیٰ کے اس بابرکت گھر میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ پانچ وقت نمازیں تبلیغ اسلام کی مہم کے علمبردار اور ربوہ کی مقدس بستی کے شہریار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان سے مستفیض ہوتے۔ معتکفین خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کے لئے نازاں و فرحاں اور اپنی بے بضاعتی اور کمزوریوں کے لئے لرزاں و ترساں تھے۔ فجر کے بعد جس روز حضرت اقدس مجلس عرفان میں جلوہ افروز نہ ہوتے تو احادیث نبویہ کا درس ہوتا اس کے بعد قرآن پاک کی تلاوت سے فضا معمور ہو جاتی۔

ابتدائی دو تین روز بارش کے ساتھ طوفانی ہواؤں نے معتکفین کے عزم کی پختگی کا امتحان لیا۔ بالخصوص ان معتکفین اور معتکفات کا حوصلہ اور صبر قابل رشک تھا۔ جنہیں مسجد کے دروازوں کے ساتھ جگہ ملی تھی۔ شدید سرد ہوا کے جھونکے چکوں کو ایک سرے سے اٹھاتے ہوئے دوسرے سرے تک نکل جاتے۔ خیموں کی اس لائن کو ہوا کی زور آزمائی اور بارش کی بوچھاڑ کا سامنا رہا۔ ایسی خنک ہوا اور بارش میں بھی کیا چھوٹے کیا بڑے سب ایک خاص محویت میں سرشار تھے اور دعائیں کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کمزوروں پر رجوع برحمت ہو اپنے فضل کی دھوپ نکال دے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں پر نظر کی اور چند روز میں موسم کھل کر خوب صاف ہو گیا۔ اور دھوپ نکھر گئی۔

ذرا دن چڑھتا تو بعض معتکفین کتاب اللہ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ دھوپ سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحن مسجد میں بکھر کر بیٹھتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے پاکیزہ پانی پر کنول کے پھول چمک رہے ہوں سامنے کی پہاڑیاں اور مسجد کی سادگی اور نفاست بھری شان دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر کے اِدْنُھُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ کی عظمت اور ربانی اسرار و عجائبات کی حلاوت کو ظاہر کرتی۔ کچھ احباب اپنے خیموں میں تلاوت کرتے۔ کچھ نوافل کی ادائیگی میں منہمک۔ تسبیح و تحمید کرنے والوں اور رکعوا السجود کا نظارہ دوپہر تک رہتا۔ یہاں تک کہ پکارنے والا ظہر کے لئے پکارتا۔

نماز ظہر کے معاً بعد سے لے کر عصر کی نماز تک روزانہ قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس ہوتا۔ اس درس میں احباب وخواتین کثیر تعداد میں شامل ہوتے۔ مسجد کے اندر اور باہر صحن میں اس قدر قرآن کریم کھلتے کہ اس کے کتاب منشور ہونے کی ایک شان عیاں ہو جاتی۔ مسجد کے اندرونی حصہ کا نظارہ تو بہشت کی طرح ہوتا کہ مومنین دو رویہ قطاروں میں صف در صف سامنے بیٹھے ہیں اور بہشتی میوے (قرآن کریم) ان کے ہاتھوں میں ہیں۔

افطاری کی فرحت حاصل کرنے کے بعد نماز مغرب ادا کی جاتی۔ اس کے بعد بعض معتکفین تھکاوٹ دور کرنے کے لئے صحن مسجد میں کسی قدر چہل قدمی کرتے۔

نماز تراویح کی بھی ایک خاص شان تھی۔ نوجوان قاری مکرم حافظ محمد صدیق صاحب کی قرأت روحوں کو مستعد کرتی دل چاہتا کہ قرأت جاری رہے تو ساری رات کھڑے رہیں۔

جیسے ہوائی جہاز کا کپتان اسے بلندیوں سے ذرا نیچے لانے کی اطلاع دے رہا ہو۔ اسی طرح تراویح سے ذرا دیر بعد پونے نو بجے کے قریب امیر المعتکفین محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہوتا کہ ۹ بجے بڑی روشنیاں بند کر دی جائیں گی تا دوست نماز تہجد سے پہلے کچھ آرام کر لیں معتکفین تھوڑا سا ستاتے اور پھر رات کو زندہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

نمود سحر کے وقت تاروں بھرے آسمان کے نیچے مسجد مبارک کا منظر بہت دلکش ہوتا۔ رخصت کی تیاریوں والا چاند اور صبح کا ستارہ مشرقی پہاڑیوں کی اوٹ سے بلند ہو کر محو نظارہ ہوتے اور مسجد مبارک سے سبز روشنی یہ حقیقت ان کے سامنے رکھتی کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آخری چند دن صبح کے ستارے کو اکیلے پا کر دلوں میں اداسی پیدا ہوتی کہ یہ بات علامت تھی اس بات کی کہ یہ بابرکت ایام جو پھر قسمت والوں کو حاصل ہوں گے اب ختم ہونے کو ہیں۔ کیونکہ چاند نے ہلال عید کا پہناوا پہننے کے لئے پردے میں چلا گیا تھا۔

ان برکتوں اور انوار کی بارشوں میں اس پاکیزہ روحانی ماحول میں معتکفین نے آخری عشرہ خدا تعالیٰ کی یاد میں بسر کیا اور ایمان وعرفان اور دعاؤں کی دولت سے جھولیاں بھر کر بخیر و عافیت گھروں کو لوٹے۔

خدا تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی تپش ہمیشہ ہی قائم رکھنے کی توفیق دے۔ اور خدمت دین کے لئے سرفروشی عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی چوہدری سردار خان صاحب باجوہ ساکن ونجل ریلوے سٹیشن گنہ کلاں ضلع سیالکوٹ بعمر تقریباً ۶۰ سال مورخہ ۲۵ جنوری بروز جمعرات وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

سردار خان مکان ۳۷
محلہ کرم آباد لاہور

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے ہر دفتر کا مجاہد

بعد میں آنیوالے دفتر کے لئے معقول تعداد میں مجاہد بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا۔ جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اسی رو پیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔"

منقول از الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۶۶ء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امتحان زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۸ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کے دونوں معیاروں کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی لجنات ابھی سے اطلاع دیں کہ ان کو کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ جن لجنات کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوگی۔ ان کو پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں۔

معیار اوّل کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم کے پہلے پارہ کا چھٹا اور ساتواں رکوع۔
(از تفسیر کبیر حضرت مصلح موعودؓ)

۲۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی (مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نصاب معیار دوم

۱۔ قرآن کریم پارہ ۱۷ باترجمہ ۲۔ کتاب ضرورۃ الامام (از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

۳۔ مندرجہ ذیل دعائیں ۔ اذا دعیتم الرسول
(۱) رات کی سونے کی دعا (۲) بیار پرسی کی دعا (۳) گھر سے باہر نکلنے کی دعا۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل یا درست کروانا ہو وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے اپنا پتہ صاف ستھرا تحریر فرما دیں۔

(مینجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار جب سے جلسہ سالانہ سے واپس آیا ہے بیمار چلا آ رہا ہے۔
(شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن)

۲۔ بندے کا بڑا لڑکا بشیر الدین عبد اللہ عرصہ تین چار ماہ سے سخت بیمار ہے کھایا پیا ہر تیسرے چوتھے روز الٹا ہو جاتا ہے (مولوی عنایت اللہ پنشنر اکال گڑھ)

۳۔ میں دس فروری کو ویسٹ پاکستان بار کونسل لاہور کے انٹرویو برائے ایزوسیٹ ایڈووکیٹس میں شریک ہو رہا ہوں۔ (میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی لاجپور)

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۵۸۱۔ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب لاہور (مزید) ۳۰۰

۵۸۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب نئی سرروڈ ضلع لاہور پار کر سندھ ۳۰۰

۵۸۳۔ محترمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب ایکاؤنٹنٹ محکمہ انہار ملتان ۳۰۰

۵۸۴۔ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سیالکوٹ شہر ۳۰۰

۵۸۵۔ طالبات جامعہ نصرت فاروق ربوہ ۳۳۲

۵۸۶۔ محترمہ سعیدہ صدیقہ صاحبہ راولپنڈی ۳۰۰

۵۸۷۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی منجانب والد شیخ عبد الغنی صاحب مرحوم ۳۰۰

۵۸۸۔ محترمہ ام مامون صاحبہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ ۳۰۰

۵۸۹۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم مرحوم کراچی ۳۰۰

۵۹۰۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اللہ بخش صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میرے ماموں چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والی کی وفات پر جن احباب اور بزرگان نے ہمدردی اور افسوس کے پیغامات بھجوائے ہیں۔ ہم ان سب کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مکرم چوہدری صاحب مرحوم نہایت نیک متقی پرہیزگار اور دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ جماعت احمدیہ فیروز والا کے خاص بزرگ اور کارکن تھے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب دعا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور آپ کے بلند سے بلند درجات فرمائے۔ آمین

نیز آپ کے پسماندگان کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور مکرم چوہدری صاحب مرحوم کے نیک نمونہ کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار محمد نواز گورایہ۔ فیروز والہ۔ گوجرانوالہ)

ہفتہ درخت کاری

احباب کی نظر سے گذر چکا ہوگا کہ حکومت کی طرف سے جو موسم بہار میں ہفتہ شجرکاری ہر سال منایا جاتا ہے اس سال وہ ۱۷ فروری سے شروع ہو رہا ہے لہٰذا جملہ زعماء کرام انصار اللہ سے میری درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے پروگرام بنا کر ابتدائی کام گڑھے وغیرہ کھودنے اور کھاد مہیا کرنے کا مکمل کر لیا جائے۔

(نائب قائد ایثار)

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنیوالی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیر شو تھری پن

پلگ دو پن مسالہ و پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سُرمہ کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ ہر کس و ناکس اسکے فوائد سے بخوبی واقف ہے، چند روزہ استعمال سے کمزوری نظر۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی، دھند سے شفاء اس کا تعارف ہے،

دواخانہ خدمت خلق کی فخریہ پیش کش سرمہ ممیرا خاص قیمت فی تولہ تین روپے

تیار کردہ: **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ، ربوہ

توسیع زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

طلبا و طالبات میٹرک، ایف اے، بی اے

متوجہ ہوں

السلام علیکم۔ اگر آپ انگریزی میں کمزور ہیں تو میری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ آپ کی بنیادی کمزوری یہ ہے کہ آپ Tense ڈائرکٹ ان ڈائرکٹ وغیرہ کا صحیح استعمال نہیں جانتے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص۔ محبت اور محنت سے آپ کی یہ کمی پوری کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ مسجد غلہ منڈی کے بالمقابل دنازوں کے احاطہ میں بالاخانہ میں ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔

نوٹ: میٹرک اور ایف اے کے طلباء و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاسیں جاری ہیں۔

دیدیہ خادم خاکسار محمد اقبال حسین بی اے بی ٹی

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر غلہ منڈی۔ ربوہ

جانوروں کا مہلک اپھارہ

فروری۔ مارچ اور اپریل میں زور دار پر ہوتا ہے۔ تمام زمیندار اور دیہاتی دکاندار احباب کو

اکسیر اپھارہ

کا سٹاک اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی اطلاع ہے۔ فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۲ فی صدی کمیشن دو درجن اور زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵۰) بذمہ کمپنی

ڈاکٹر ماجد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواست دعا

میرے نانا سید محمد اصغر صاحب مونگھیری ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمالک بن سید عبدالکریم صاحب

S.2/580 سعود آباد کالونی کراچی نمبر ۳۷

ضروری گزارش

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

117

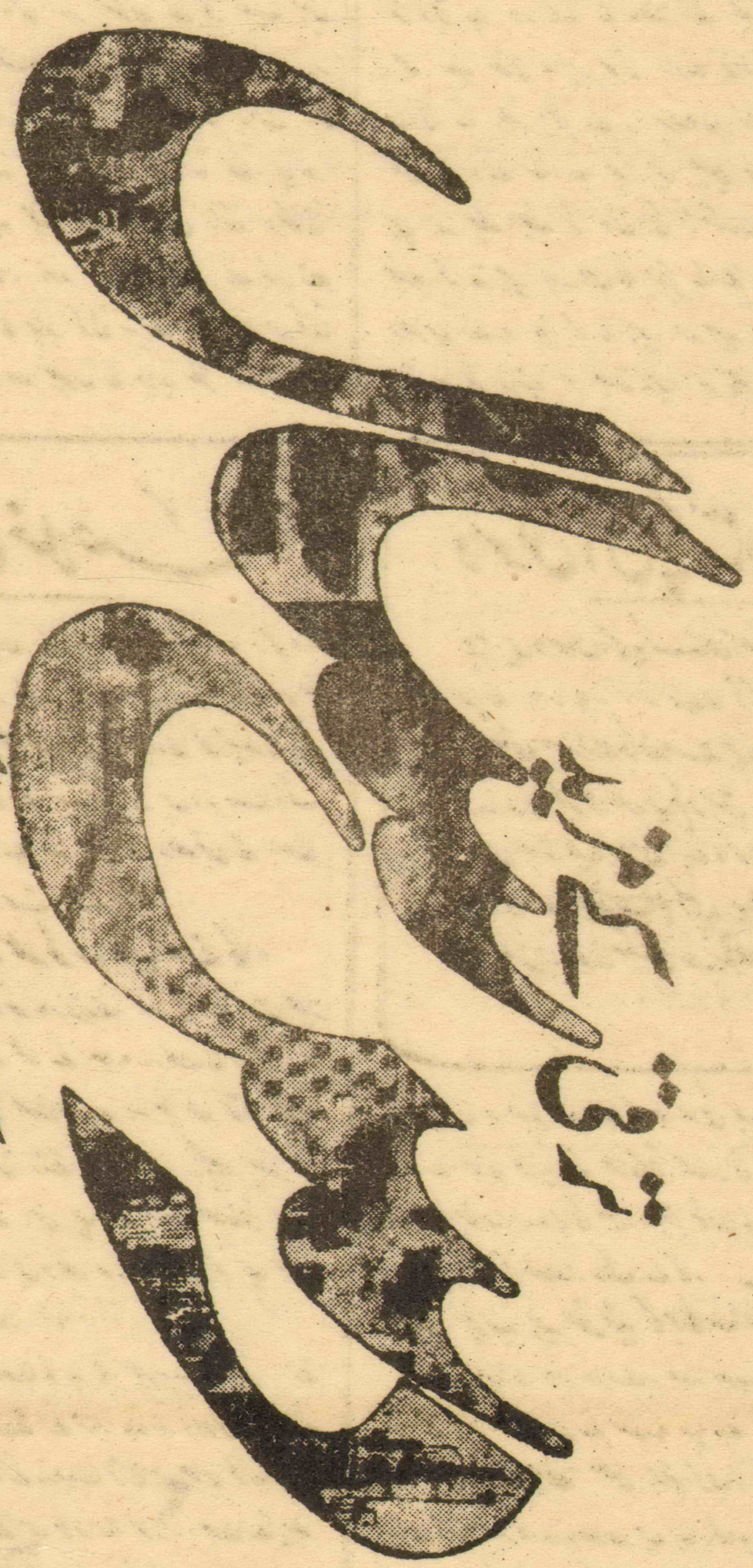

ترقی بانڈز

۲ روپے کے

صرف ایک دن یکم فروری ۱۹۶۸ء کو جاری ہوگا

اس قرضے کے مکمل قواعد و ضوابط، درخواستوں کے فارم نیز قوم کے نام جاری کردہ اپیل نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں کی خزانوں، ذیلی سرکاری خزانوں سے ان مقامات پر جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں نہ ہوں، جمع کریں۔

اور اگلی بصورت نقد ایک یا ۲ فیصد سرکاری ترقیہ ۱۹۶۸ء کے تمسکات کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔

قرضہ پر منافع کی ادائیگی ہر سہ ماہی کے اختتام پر یعنی ۳۱ اگست اور ۳۱ فروری کو ہوگی۔

منافع پر انکم ٹیکس واجب الادا ہوگا۔

۱۰۰ روپے کے قرضے کی قیمت اجراء ۹۹ روپے۔

تو بچت کی درخواستیں سو روپے یا اس سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

جاری کردہ:- وزارت مالیات، حکومت پاکستان

خدا کے حضور میں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق

خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزت کرنے کے لئے کہے ان کی عزت کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۳۱ تا ۳۲ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ... ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو بھی اللہ تعالےٰ کے احکام کی عزت کرتا ہے اس کو اس کے رب کے پاس درجے ملتے ہیں۔ یعنی خدا کے حضور میں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق یہ ہے کہ خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزت کرنے کے لئے کہے ان کی عزت کی جائے۔ پھر فرماتا ہے کہ چوپاؤں میں سے کچھ تم پر حلال کئے گئے ہیں مگر وہ چوپائے جو بتوں پر چڑھائے جاتے ہیں وہ تم پر حرام کئے گئے ہیں۔ ان سے بچو۔ اور جھوٹ بھی مت بولو یعنی چوپایوں کا اس طرح مشرکانہ طور پر قربان کرنا یہ ایک جھوٹ ہے۔ اور شرک بھی مت کرو کیونکہ خانہ کعبہ کی بنیاد دنیا کی سب قوموں کے جمع کرنے کے لئے اور ایک مذہب قائم کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور سب قومیں صرف توحید پر ہی جمع ہو سکتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پا سکتا۔ چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردہ پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اسے ایک ننھی تھالی نظر آتا تھا۔ چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور ستاروں میں سے کوئی اسے دانوں کے برابر کوئی "بیروں" کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اسے سورج چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتا ہے۔ ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جو دن میں چھپ جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ اور اس کی نظر کے لئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اسے ورطۂ حیرت میں مبتلا رکھتیں اگر خدا تعالےٰ کا ہاتھ ابتداء میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا راستہ نہ دکھا دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چھپکلی ہوگی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہوگا۔ کوئی کہتا ہے چور ہوگا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے... غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اسے کس قدر حیران کر سکتے ہیں۔ مگر جونہی کہ انسانیت سن شعور کو پہنچی اللہ تعالےٰ نے اس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ میں تیرا اللہ ہوں اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے جس طرح کہ تو میری مخلوق ہے۔ اور تو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید میں نے تیرے فائدہ اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچا لیا۔"

(تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کھی سان کے امریکی بحری اڈہ پر زبردست حملہ

سائیگان ۶ فروری۔ امریکہ کی فوجی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ شمالی ویٹ نام کی فوج نے لاؤس کی سرحد سے ملنے والے غیر فوجی علاقہ سے آگے بڑھ کر امریکہ کے بحری اڈے کھی سان پر حملہ کر دیا۔ کھی سان میں کوئی ساڑھے پانچ ہزار امریکی فوج گھیرے میں آ گئی ہے۔ اور اس کی پہلی دفاعی لائن ٹوٹ چکی ہے۔ حملہ کرنے والی شمالی ویٹ نامی فوج کی تعداد چالیس ہزار بتائی گئی ہے

ہوئے شہر میں دست بدست جنگ

سائیگون ۶ فروری۔ پرانے شاہی دارالحکومت ہوئے میں دست بدست جنگ ہو رہی ہے شہر کے بیشتر حصہ پر گھاپہ ماروں کا قبضہ ہے امریکہ کی ایک ٹیلی ویژن ٹیم کے سربراہ نے جو کل ہوئے سے واپس پہنچا بتایا کہ ہوئے کی گلیوں اور بازاروں میں لاشیں ہی لاشیں پڑی ہیں۔

سائیگون میں گھمسان کی لڑائی

سائیگون ۶ فروری۔ سائیگون میں پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے ویٹ کانگ گھاپہ ماروں نے شہر پر زبردست حملہ کر دیا ہے اور لڑائی جاری ہے سائیگان میں گوریلے ایوان صدر پر قبضہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں سائیگون کے ہسپتالوں میں ۲۷۰۰ زخمی داخل ہیں اور شہر سے ۲۷ ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ امریکی طیاروں کی بمباری اور ٹینکوں کی گولہ باری سے سائیگون میں زبردست آگ لگی ہوئی ہے اور شہر پر دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

پیلو کے عملہ کو رہا کر دیا جائے گا،

ٹوکیو ۶ فروری۔ امریکی جاسوس جہاز پیلو کے عملہ کے ۸۳ ارکان کی رہائی کے سوال پر اصولی طور پر امریکہ اور شمالی کوریا میں اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ پچھلے ہفتہ شمالی کوریا نے اس جہاز پر اپنے علاقائی سمندر کی حدود میں داخل ہونے کے الزام میں قبضہ کر لیا تھا۔

جنوبی کوریا کی خبر رساں ایجنسی نے مستند حوالے سے بتایا ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان شمالی اور جنوبی کوریا کے غیر فوجی علاقے میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پیلو اور اس کے عملہ کی رہائی کے بارے میں بات چیت کی اس کے نتیجہ میں وہ اصولی طور پر اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ پیلو کے عملہ کو رہا کر دینا چاہیئے۔ ایجنسی فرانس پریس کے مطابق امریکہ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ جاسوس جہاز پیلو نے شمالی کوریا کے علاقائی سمندر کی حدود کی خلاف ورزی کی تھی۔ امریکہ شمالی کوریا سے اس بات کی معافی مانگ لے گا۔

صدر ایوب پر نمونیہ کا ہلکا سا اثر ہے

راولپنڈی ۶ فروری۔ صدر ایوب کو ان کے ذاتی معالجوں نے مشورہ دیا ہے کہ وہ آئندہ چند ہفتے مکمل آرام کریں۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹروں کے مشورے کے پیش نظر آئندہ چند ہفتے تک صدر کی تمام مصروفیات منسوخ کر دی گئی ہیں۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے صدر کی صحت کے بارے میں کل ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ ان کے داہنے پھیپھڑے پر نمونیہ کا ہلکا سا اثر ہو گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے صدر کو اب بھی ہلکا بخار ہے۔ لیکن وہ اب اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کر رہے ہیں۔

دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ میں دسواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ ۸۔ ۹۔ ۱۰ فروری کو کالج گراؤنڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔ کھیلوں کے شائقین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ تشریف لا کر اس میں شرکت کرنے والی مجموعی طور پر کم و بیش ۴۰ ٹیموں کی حوصلہ افزائی فرمائیں نیز جو کھلاڑی اس میں حصہ لینا چاہیں اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں اور دو دن قبل ربوہ میں پہنچ کر سیکرٹری سے رابطہ قائم کریں۔ یہ ٹورنامنٹ چار حصوں میں کھیلا جاتا ہے۔ کلب سیکشن کالج سیکشن۔ سکول سیکشن اور بیڈی سیکشن۔

ایم اے انور
سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴